بڑی بیٹری وقف کرنے کے لیے واقف اپنی چھوٹی بیٹری واپس لے سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:LIM-0045 تاریخ:16-10-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخصیت نے مدرسے میں سولر سسٹم کے ساتھ لگانے کے لیے بیٹری دی تھی۔ اب ان کا کہنا ہے کہ آپ مجھے پہلے والی بیٹری واپس کر دیں، تو میں آپ کو لیتھیم والی بیٹری لے دیتا ہوں۔ عام بیٹری دو سال تک چلتی ہے جبکہ لیتھیم والی بیٹری چھے، سات سال چل جاتی ہے۔ کیا ہم ان کو یہ بیٹری واپس کر کے دوسری بیٹری لے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بیان کی گئی صورت میں بیٹری واپس دینا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ جب کوئی شخص کوئی چیز وقف کر دیتا ہے تو وہ چیز اس کی ملک سے نکل کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ملک میں چلی جاتی ہے۔ جب تک وہ منقولی چیز قابل استعمال ہے اور اس کے استعمال کی حاجت بھی ہے تو اس کو بیچا نہیں جا سکتا۔ نہ ہی واقف اس کو اپنی ملک میں لے سکتا، نہ ہی اس چیز کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اگرچہ تبدیل کرنے اور بیچنے میں بہت فائدہ ہو رہا ہو۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: "رباط كثرت دوابه وعظمت مؤنها هل للقيم أن يبيع شيئا منها وينفق ثمنها في علفها أو مرمة الرباط؟ فهذا على وجهين: إن بلغ سن البعض إلى حد لا يصلح لما ربطت له فله ذلك وما لا فلا" ترجمہ: ایک رباط کے جانور بہت زیادہ ہو گئے اور ان کا خرچہ

بہت بڑھ گیا تو کیا متولی ان میں سے بعض کو فروخت کرکے ان کی قیمت جانوروں کے چارہ اور رباط کی مرمت پر صرف کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ کی دو صورتیں ہیں: اگر بعض جانوروں کی عمریں اس قدر زیادہ ہو چکی ہیں کہ وہ اس مقصد کی صلاحیت نہیں رکھتے جس کے لئے ان کو رباط میں باندھا گیا ہے تو متولی انہیں فروخت کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ (فتاوی ھندیہ، جلد2، صفحہ470، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”آلات یعنی مسجد کا اسباب جیسے بوریا، مصلی، فرش، قندیل، وہ گھاس کہ گرمی کے لئے جاڑوں میں بچھائی جاتی ہے وغیر ذٰلک، اگر سالم و قابل انتفاع ہیں اور مسجد کو ان کی طرف حاجت ہے تو ان کے بیچنے کی اجازت نہیں اور اگر خراب و بیکار ہو گئی یا معاذاللہ بوجہ ویرانی مسجد ان کی حاجت نہ رہی، تو اگر مال مسجد سے ہیں تو متولی، اور متولی نہ ہو تو اہل محلہ متدین امین باذن قاضی بیچ سکتے ہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد16، صفحہ265، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

22ربیع الآخر1447ھ/16اکتوبر2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے